دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524 برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 31875

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام ان مسائل کے بارے میں کہ (۱) آجکل جو یہ رواج ہو گیا ہے کہ ایک ہی میت کے دو دو، تین تین جنازے پڑھے جا رہے ہیں تو شریعت کا اس بارے میں کیا حکم ہے، گنجائش ہے یا نہیں؟ (۲) اسی طرح جو آدمی سرکاری نوکری کر رہا ہوتا ہے مثلاً فوجی تو اگر اسکی وفات دورانِ سروس ہو جاتی ہے تو ایک جنازہ اسکا وہاں ہوتا ہے اور ایک جنازہ اسکے گھر والے ادا کرتے ہیں تو اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔۔۔؟ (۳) اگر ولی نے جنازہ نہ پڑھا ہو تو کیا وہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے نہیں۔۔۔؟ شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی

قاری عبد الستار صاحب، چک شہانہ کالونی خانیوال

۰۳۰۱،۶۵۷۴۴۴۹

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔شریعت میں میت کا ایک ہی جنازہ ہے، دو دو تین تین جنازے پڑھنا ناجائز ہے۔

(۲۔۔۳)۔۔۔ولی میت کو نمازِ جنازہ کا حق دیا گیا ہے، اگر جنازہ ولی کی اجازت کے بغیر ادا کیا گیا ہو تو دوبارہ جنازہ پڑھنے کا حق حاصل ہے، اور جو لوگ پہلے جنازہ پڑھ چکے ہیں وہ دوبارہ ولی کے ساتھ جنازہ میں شریک نہ ہوں، کیونکہ نفلی جنازہ پڑھنا جائز نہیں، یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام نے تکرارِ جنازہ کو غیر مشروع قرار دیا ہے۔ اگر ولی اجازت دے چکا ہے تو جنازہ ادا کیے جانے کے بعد دوبارہ جنازہ پڑھنا ناجائز ہے، اگرچہ ولی میت پہلے جنازہ میں شریک نہ ہوا ہو۔ علامہ شامی رحمہ اللہ نے اجازت کی دو تفسیریں بیان فرمائی ہیں، اول: نمازِ جنازہ کے بعد دفن سے قبل ولی کا لوگوں کو گھر جانے کی اجازت دینا کیونکہ یہ علامت ہے کہ وہ اس پر راضی ہے۔ دوم: لوگوں کو نمازِ جنازہ کی اطلاع دینا یہ بھی اجازت کی ایک صورت ہے۔ علاوہ ازیں ولی میت کا قدرت علی المنع کے باوجود لوگوں کو جنازہ پڑھنے سے منع نہ کرنا اور خاموشی سے علیحدہ ہو جانا دلالۃً اجازت ہے، تکرارِ نمازِ جنازہ بتصریح فقہاء کرام بدستور ناجائز رہے گا۔ رائج طریقہ اگرچہ اہل علم ہی یہ کام کریں بہر حال جائز نہیں ہوگا۔ البتہ دورانِ ڈیوٹی فوت ہونے والے افراد جن کا جنازہ افسران وغیرہ ادا کر دیتے ہیں، چونکہ وہ افسران اس میت کے ولی نہیں ہوتے اور نہ ہی اولیاء میت کو منع کرنے کا اختیار ہوتا ہے، تو ایسے لوگوں کا جنازہ اصل اولیاء دوبارہ ادا کر سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

الفتاوى الهندية (1/ 163)

وَلَا يُصَلَّى عَلَى مَيِّتٍ إلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً وَالتَّنَفُّلُ بِصَلَاةِ الْجِنَازَةِ غَيْرُ مَشْرُوعٍ، كَذَا فِي الْإِيضَاحِ. وَلَا يُعِيدُ الْوَلِيُّ إنْ صَلَّى الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ أَوْ السُّلْطَانُ أَوْ الْوَالِي أَوْ الْقَاضِي أَوْ إمَامُ الْحَيِّ؛ لِأَنَّ هَؤُلَاءِ أَوْلَى مِنْهُ وَإِنْ كَانَ غَيْرُ هَؤُلَاءِ لَهُ أَنْ يُعِيدَ، كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ.

وَإِنْ صَلَّى عَلَيْهِ الْوَلِيُّ لَمْ يَجُزْ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَهُ وَلَوْ أَرَادَ السُّلْطَانُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَهُ ذَلِكَ؛ لِأَنَّهُ مُقَدَّمٌ عَلَيْهِ

وَلَوْ صَلَّى عَلَيْهِ الْوَلِيُّ وَلِلْمَيِّتِ أَوْلِيَاءُ أُخَرُ بِمَنْزِلَتِهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يُعِيدُوا، كَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ، فَإِنْ صَلَّى غَيْرُ الْوَلِيِّ أَوْ السُّلْطَانِ أَعَادَ الْوَلِيُّ إنْ شَاءَ، كَذَا فِي الْهِدَايَةِ. رَجُلٌ صَلَّى صَلَاةَ الْجِنَازَةِ وَالْوَلِيُّ خَلْفَهُ وَلَمْ يَرْضَ بِهِ إنْ تَابَعَهُ فَصَلَّى مَعَهُ جَازَ وَلَا يُعِيدُ الْوَلِيُّ

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (1/ 311)

ولا يصلى على ميت إلا مرة واحدة

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (2/ 200)

ولا يصلى على ميت إلا مرة واحدة، . . . . . .وعلماؤنا رحمهم الله: احتجوا بما روي أن رسول الله عليه السلام صلى على جنازة فلما فرغ جاء عمر رضي الله عنه، ومعه قوم، فأراد أن يصلي عليها فقال عليه السلام: «الصلاة على الجنازة لا تعاد، ولكن ادع للميت واستغفر له» ، وروي عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما: أنه لما مات أخوه عاصم قال لابن عاصم: أرني قبر أبيك فأراه، فقام عليه ودعا ولم يصل عليه.

والمعنى: أن صلاة الفريق الأول وقعت فرضاً أن صلاة الجنازة شرعت قضاء لحق الميت صار مقاماً بالفريق الأول، فسقط الفرض بصلاة الفريق الثاني فيكون نفلاً، والتنفل بصلاة الجنازة غير مشروع، ولو جاز ذلك لكان الأولى أن يصلي على قبر رسول الله عليه السلام من رزق زيارته الآن؛ لأنه في قبره كما وضع؛ لأن لحوم الأنبياء حرام على الأرض، به ورد الأثر عن رسول الله عليه السلام، ولم يستقبل أحد بهذا، فعلم أنه لا تعاد الصلاة على الميت.

الهداية في شرح بداية المبتدي (1/ 90)

فإن صلى غير الولي والسلطان أعاد الولي " يعني إن شاء لما ذكرنا أن الحق للأولياء " وإن صلى الولي لم يجز لأحد أن يصلي بعده " لأن الفرض يتأدى بالأولى والتنفل بها غير مشروع

Scanned with CamScanner

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (2/ 195)

(قَوْلُهُ: فَإِنْ صَلَّى عَلَيْهِ غَيْرُ الْوَلِيِّ وَالسُّلْطَانِ أَعَادَ الْوَلِيُّ) . . . . .وَلَوْ صَلَّى رَجُلٌ وَالْوَلِيُّ خَلْفَهُ، وَلَمْ يَرْضَ بِهِ إنْ صَلَّى مَعَهُ لَا يُعِيدُ; لِأَنَّهُ صَلَّى مَرَّةً، وَإِنْ لَمْ يُتَابِعْهُ، فَإِنْ كَانَ الْمُصَلِّي السُّلْطَانَ أَوْ الْإِمَامَ الْأَعْظَمَ فِي الْبَلْدَةِ أَوْ الْقَاضِي أَوْ الْوَالِي عَلَى الْبَلْدَةِ أَوْ إمَامَ حَيٍّ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُعِيدَ; لِأَنَّهُمْ أَوْلَى بِالصَّلَاةِ مِنْهُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرُهُمْ فَلَهُ الْإِعَادَةُ . . . .وَلَوْ أَعَادَهَا الْوَلِيُّ لَيْسَ لِمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا أَنْ يُصَلِّيَ مَعَ الْوَلِيِّ مَرَّةً أُخْرَى وَظَاهِرُ كَلَامِهِمْ أَنَّ الْوَلِيَّ إذَا لَمْ يُعِدْ فَلَا إثْمَ عَلَى أَحَدٍ لِمَا أَنَّ الْفَرْضَ، وَهُوَ قَضَاءُ حَقِّ الْمَيِّتِ قَدْ تَأَدَّى بِصَلَاةِ الْأَجْنَبِيِّ وَالْإِعَادَةُ إنَّمَا هِيَ لِأَجْلِ حَقِّهِ لَا لِإِسْقَاطِ الْفَرْضِ

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 222)

(فإن صلى غيره) أي الولي (ممن ليس له حق التقديم) على الولي (ولم يتابعه) الولي (أعاد الولي) ولو على قبره إن شاء لأجل حقه لا لإسقاط الفرض؛ ولذا قلنا: ليس لمن صلى عليها أن يعيد مع الولي لأن تكرارها غير مشروع (وإلا) أي وإن صلى من له حق التقدم كقاض أو نائبه أو إمام الحي أو من ليس له حق التقدم وتابعه الولي (لا) يعيد لأنهم أولى بالصلاة منه

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 221)

(وله) أي للولي. ومثله كل من يقدم عليه من باب أولى (الإذن لغيره فيها) لأنه حقه فيملك إبطاله. . . .وفی الشامیة تحت قوله(قوله: فيها) أي في الصلاة على الميت، وفسر الإذن بتفسير آخر، وهو أن يأذن للناس في الانصراف بعد الصلاة قبل الدفن لأنه لا ينبغي لهم أن ينصرفوا إلا بإذنه. وذكر الزيلعي معنى آخر، وهو الإعلام بموته ليصلوا عليه بحر، لكن يتعين المعنى الأول

الجواب صواب

والله سبحانه وتعالی اعلم بالصواب

کتبہ

مظہر عباس خانیوالی

از دارالافتاء دارالعلوم کبیروالا

۸،۵،۱۴۴۲ھ بمطابق ۲۴ دسمبر ۲۰۲۰ء

Scanned with CamScanner